بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد المن زین سماء الحرمین الشریفین بکواکب العلماء المتقین. وحفظ من کل شیطان مارد لعین. لا یسمعون الی الملاء الاعلی و یقذفون من کل جانب دحورا و لھم عذاب واصب. الا من خطف الخطفۃ بمکرہ وخداعہ فاتبعہ شھاب ثاقب وشکر لمن منح الائمۃ الربانیین حظاوافرا من وراثۃ النبویۃ والخلفات المصطفویۃ حتیٰ ان نجعل لکل منھم عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا ولیسعون فی الارض فسادا لتشیع فاحشۃ بین المومنین وتفریق عصا الاسلام فیزدادوا بینھم نفورا. ثم عاقبتھم بجعل مزخرفاتھم ومفتریاتھم زھوقا وقذفھم علیٰ رؤس الاشھاد وطھر اکیدھم ومخرجا کل واحد منھم عن سماء الرحمۃ مذموما مدحورا.

والصلوٰۃ والسلام علیٰ من جاء بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون. وایات قاسمۃ لاعناق من اراد ان یطفئ نور اللہ بافواھہ ویأبی اللہ الا ان یتم نورہ ولو سخط الفاسقون. وعلیٰ الہ واصحابہ الذین طھروا الدین القویم عن ادناس الشک غیر مبالین بمن ناواھم من المعاندین و بذلوا سعیھم فی اعلاء کلمۃ السنۃ والجماعۃ غیر ملتفتین الی مبتدعات اھل الاھواء المارقین وعلیٰ تابعیھم باحسان واخلاص الی یوم الدین فانھم ھم الائمۃ القائمۃ علی الحق والناصحۃ للحق الی یوم القیمۃ فی العالمین لا یضرھم من ناواھم ولا من خذلھم باعانۃ ارحم الراحمین وھم الحافظ للشریعۃ الغراء والحنیفۃ البیضاء بعثۃ النبی الامین صلے اللہ علیہ وسلم وعلی الہ وصحبہ اجمعین۔

امابعد۔ خادم الطلبہ حسین احمد بن السید حبیب اللہ الحنفی الحسینی الچشتی الصابری الرشیدی الفیض آبادی ثم المدنی جملہ اہل اسلام سکان ہند کی خدمت اقدس میں عرض کرتا ہے کہ احقر عرصہ دراز سے بمعیت اپنے والد ماجد دام مجدہٗ اپنے وطن آبائی ضلع فیض آباد کو چھوڑ کر ظل عاطفت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنی مدینۂ منورہ میں جاگزیں ہو گیا ہے چونکہ عنفوان شباب بلکہ زمانۂ طفولیت سے

سوائے مشغلۂ علمی اور کوئی شغل نہیں رہا تھا۔ اسی لئے وہاں بھی سوائے درس وتدریس ومجالست علماء وطلباء اور کوئی شغل نہ بھایا اور ابتک جو حصۂ عمر وہاں گذرا اس کو انھیں مشاغل میں صرف کرنے کی حتی الوسع کوشش کی اور اسی وجہ سے جملہ اہل اسلام سکان بلدۂ طاہرہ سے انس تام اور ان کے احوال وعقائد وخیالات پر پورے طور سے واقفیت ہوتی رہی میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ حضرات علماء کرام سکان مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وفضلاً پوری طرح سے عقائد وغیرہ میں اہل سنت والجماعت اور اکابر اسلاف کے متبع ہیں اور حضرات اکابر علماء دیوبند وسہارنپور کے جملہ عقائد میں موافق ہیں جزئیات وکلیات میں سر مو تفاوت نہیں، مگر اوائل ۱۳۲۳ھ میں ایک سانحہ عجیبہ پیش آیا کہ ایک حضرت بریلوی نے جنکو ان کے معتقدین مجدد المائۃ الحاضرہ سے تعبیر کرتے ہیں اس سال سفر حجاز کیا اور بیشک وہ اہل مأتہ کے مجدد ہی ہیں کیونکہ جو لوگ زمانہ سلف میں اکابر واہل حق کی تضلیل وتفسیق میں کوشش وسعی بلیغ کیا کرتے تھے ان کی عزت وآبرو کے خواہاں اور ان کی تذلیل وتکفیر میں عمر عزیز کو صرف کرنا باعث نجات وعلو مراتب سمجھتے تھے ان کا کچھ عرصے دور نہایت کم ہو گیا تھا۔ ان کی قوتیں قریب الانعدام ہو چکی تھیں ان اعلیٰ حضرت بریلوی نے ان کی بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کیا ان کے ضعف کو قوت سے بدلا، اہل سنت پر وہ وہ انواع واقسام ظلم وجفا کے ایجاد کئے کہ اپنے اسلاف اہل دجل وجور کی عمدہ یادگار اور مجدد بلکہ جملہ مفتریین سابقین کے مایۂ افتخار بنے کوئی ہی عالم باعمل ومحقق وسنی علماء ہند کا ایسا بدنصیب ہوگا جو ان اعلیٰ حضرت کے دست جفا سے شہید نہ ہوا ہو بلکہ کوئی طائفہ فرقہ ناجیہ کا ان دیار میں نہ ہوگا جس کو ان بریلوی مجدد اور ان کے اتباع کے اقلام والسنہ نے ذبح نہ کیا ہو۔ صاحبو! یہ پیش گوئی خود رسول مقبول علیہ السلام کی ظہور میں آرہی ہے آخر لتتبعن[1] سنن من قبلکم (الحدیث) پر کس طرح عمل کرتے۔ یہود یقتلون الانبیاء بغیر حق وقتلھم الانبیاء واکلھم السحت ویحرفون الکلم۔ عن مواضعہ کے مالا مال تھے تو یہ حسب قول نبی علیہ السلام علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل علماء محققین وفضلاء عاملین کی تکفیر میں ساعی ہیں جو کہ قتل سے کہیں بڑھ کر ہے، اگر قتل سے اعدام جسم ونفی حیات جسمانی مقصود ہے تو تکفیر سے اعدام روح واہلاک حیات ایمانی مطلوب ہے اگر یہود سحت کھاتے تھے تو یہ ربوا کو شیر مادر سمجھتے ہیں۔ اگر وہ تحریف الفاظ توریت کرتے تھے تو یہ تحریف معانی قرآن وحدیث اور قطع وبرید الفاظ علماء مستند کرتے ہیں پھر کیونکر نہ کہا جاوے کہ یہ اپنے اسلاف بنی اسرائیل کی عمدہ یادگار اور مجدد تضلیل وتفسیق امت مرحومہ ہیں خیر ہر چہ بادا باد ہم کو اس سے کوئی غرض

[1] تم ضرور قدم بہ قدم چلو گے اپنے پہلوں کے ۱۲۔

نہیں کہ وہ کس فلک ضلالت کے شمس لامعہ اور کس برج غوایت کے بدر ساطع ہیں، جبکہ حضرت مجدد التکفیر صاحب وارد دیار حجاز یہ ہوئے تو عجیب عجیب جال مکروہ فریب کے پھیلائے اور علماء حرمین شریفین کو انواع انواع کے حیل و مکر سے دھوکہ دیا جو لوگ ناواقف سادہ دل تھے وہ بیشک ان کے دام تزویر میں آ گئے اور جن لوگوں کو اللہ تعالٰی نے قوت تمیز تام اور استعداد وہبی عطا فرمایا تھا یا ان کو کسی نے چوکنا کر دیا تھا وہ ہرگز ہرگز ان کے جال میں نہ پھنسے اپنے مقصد برابری میں بے شک مجدد صاحب کو طرح طرح کی تکلیفیں و مشقتیں و بے عزتیاں و بدنامیاں اٹھانی پڑیں بلکہ اس شورش کی وجہ سے جملہ علماء ہند کو نظر اغیار میں ذلیل و خوار کیا گیا چنانچہ میں نے بارہا اس زمانہ اور اس کے بعد کے زمانہ میں اہل مصر و شام و حجاز وغیرہ کو ان حضرت مجدد التکفیر صاحب اور جملہ اہل ہند کی مذمت کرتے سنا۔ اگرچہ تمہید شیطانی وغیرہ میں بھی بہت سی تقریظیں درج نقل کی ہیں لیکن فی الوقت فقط چند معدود شخصوں کی ہیں اور وہ بھی جب تک کہ ان کو حقیقت کی خبر نہ ہوئی تھی ورنہ اہل حجاز نے عموماً آخر میں ان کی حالت معلوم کر لی تھی دیکھئے رسالہ مدینہ میں کیا کیا نہیں ان کی نسبت لکھا گیا ہے اور اس کی تفصیل میں آگے لکھوں گا۔ چونکہ احقر اس زمانہ میں مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و فضلاً میں موجود تھا اس لئے پوری طرح سے ان جملہ امور سے واقف ہے جو کہ ان کو پیش آئے اور بخوبی ان لوگوں کو جانتا ہے جنھوں نے ان کی صریح مخالفت کی۔

حضرات انھوں نے حضرات علمائے دیوبند اور ان کے اکابر پر سخت سخت افترا پردازیاں کی تھیں اور ایسے طرز سے بیان کیا کہ جس کو ہر ایک دیندار دیکھکر سخت تنفر اور اعراض ظاہر کرے احقر چونکہ حضرات اکابر دیوبند اور گنگوہ کا خوشہ چیں اور ان کے ہی دامن عاطفت کا متشبث ہے۔ سات یا آٹھ برس تک ان اکابر کے بارگاہ کی خاک روبی اور ان کی جوتیوں کی سیدھی کرنے کی خدمت سے مالامال رہا ہے۔ اس لئے ان حضرات کے عقائد و خیالات و اعمال سے بخوبی واقف ہے اسی وجہ سے اس زمانہ میں بھی ان کی مکاریوں اور افترا پردازیوں کا اظہار مدینہ منورہ میں کیا گیا تھا اور رسائل اکابر لوگوں کو دکھلائے گئے تھے مگر جو لوگ قبل از اطلاع دستخط کر چکے تھے جیسا کہ میں آگے ذکر کروں گا، وہ لوگ مجبور ہو گئے اور انہوں نے بعد از اطلاع یہی کہا کہ ہم نے اپنی تقریظوں میں شرط لگا دی ہے الحاصل حضرت مجدد التضلیل صاحب اپنے اس مایۂ افترا کو نہایت کوشش بلیغ و سعی عظیم سے حاصل کرنے کی فکر میں حجاز گئے تھے اور کچھ کچا پکا مقصد حاصل کر کے ربیع الثانی سنہ مذکور الصدر میں مدینہ منورہ سے واپس ہوئے اور عرصہ تک

اس کو چھپائے رکھا جس سے یہ خیال ہوتا تھا کہ شاید کچھ عبرت ہوئی ہے اور اپنے افعال قبیحہ پر شرمندہ ہوئے ہیں کیونکہ عام و خاص جبکہ قصد حرمین شریفین کرتے ہیں تو یہی مراد ہوتی ہے کہ ان مواضع متبرکہ میں حاضری اور عبادات کی برکت سے ذنوب اور گناہوں کی تکفیر اور قلت ہو اور مجدد صاحب بریلوی نے یہ سفر محض بغرض گناہ بلکہ بغرض اکبر الکبائر کیا تھا اور وہاں کے سادہ لوح سچے علماء کو سخت دھوکہ دینا گوارا کیا تھا۔ اپنے ساتھ ان بیچاروں کو بھی گھسیٹا تھا مگر ان پاکبازوں کی کیا خطا انکو کیا معلوم تھا کہ ان بریلوی صاحب میں کیا کیا جوہر تضلیل و تفسیق و غوایت وغیرہ بھرے ہوئے ہیں انھوں نے حسن ظن سے کام لیا اور ان کے قول و فعل کی تصدیق کی ۱۳۲۳ھ میں کہ یہ احقر بوجہ اپنی بعض ضروریات ذاتیہ کے وارد دیار ہندیہ ہوا تو دیکھا کہ وہی مجموعۂ دشنام و تکفیر اکابر مع ان مہروں کے طبع کیا ہوا جا بجا ادھر ادھر لئے پھرتے ہیں عام مسلمانوں کو اہل حق کی طرف سے ورغلا رہے اور بدعقیدہ کر رہے ہیں اور اپنے لقمۂ چرب حاصل کرنے کی طرح طرح سے فکر کر رہے ہیں اس کے دیکھتے ہی یقین ہو گیا کہ میرا پہلا خیال اصلاح کا بہ نسبت مجدد التکفیر صاحب بالکل غلط تھا بلکہ وہ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا میں مبتلا ہیں اور صم بکم عمی فھم لا یرجعون کے مصداق ہیں وہ اپنے ذاتی افعال اور اسلافی اخلاق سے باز آنیوالے نہیں۔ میں نے مدینہ منورہ ہی سے ارادہ کر لیا تھا کہ یہاں پر جو حالتیں مجدد التضلیل صاحب پر پیش آئی ہیں ان کو اچھی طرح بیان کر کے مسلمانان اہل ہند پر ظاہر کر دوں لیکن مجھے اس سے دو امر مانع ہوئے تھے اولاً یہ کہ متعدد خبریں پہونچی تھیں کہ اعلیٰ حضرت مجدد بریلوی جب سے آئے ہیں چپ ہیں اور الصلح خیر سے رطب اللسان رہتے ہیں، پس مجھے خیال مذکور الصدر دامنگیر رہا اور التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ کا مضمون مانع عزم مذکور ہوتا رہا دوم یہ کہ مولانا شیخ محمد معصوم صاحب نقش بندی و مولانا منور علی صاحب محدث رامپوری اپنے اپنے ملنے والوں کو ان مجدد بریلوی کے احوال لکھ چکے تھے اور ان لوگوں نے ان کے جملہ وقائع کو اخباروں میں شائع کر دیا تھا مگر واہ رے ہوشیاری جب دیکھا کہ اب لوگ ان باتوں کو فراموش کر چکے ہیں اور وہ اخبارات ضائع ہو چکے تب اس زہر کو اگلا جس کو اپنے ہمراہ وہاں سے لائے تھے اور جس کے واسطے یہ سفر مبارک طے کیا تھا اور ہزاروں روپے اس کوشش میں برباد کئے تھے اب مجھے لازم ہوا کہ ان کی کچی کچی حالت سچی سچی جس کو میں نے مشاہدہ کیا ہے یا معتبر ذریعوں سے وہاں سنا ہے آپ حضرات کے گوش گذار کر کے ان کی افترا پردازیوں اور بہتان بندیوں پر مطلع کروں کیونکہ حضرات علمائے دیوبند و سہارنپور وغیرہ تو اپنے مشاغل علمیہ میں اس طرح مشغول ہیں کہ دوسری

طرف توجہ بھی نہیں کرتے اور مجدد بریلوی کی جملہ باتوں کو لایعنی خرافات خیال کرکے اس طرف توجہ کرنا اپنی شان عالمانہ کے خلاف اور طریقۂ شرفا کے مخالف جانتے ہیں اور ادھر جہلاء مبتدعین اور گروہ مخالفین عام مسلمانوں کو میدان خالی پاکر ہر طرح سے گمراہ کرتے ہیں، پس ضرور ہوا کہ جو کچھ تمہید میں ان کی نسبت لاف وگزاف ولن ترانیاں ماری گئیں ہیں ان کی حقیقت معلوم ہو جائے اور یہ بھی روشن ہو جائے کہ جن اکابر کے دامن عصمت کو مجدد صاحب دھبہ لگانا چاہتے ہیں وہ ان نجاستوں سے بالکل پاک وصاف ہیں۔ مجدد صاحب کی خود غرضی اور طلب شہرت وجاہ دنیاوی کا ثمرہ اس رسالہ میں مسطور ہوا ہے وہ اکابر ان خیالات فاسدہ سے کوسوں دور ہیں۔ آپ حضرات اگر کوئی کلمہ سخت ان کے اور ان کے گروہ کی نسبت ملاحظہ کریں تو اس میں احقر کو معذور تصور کریں، مجدد صاحب نے تمہید شیطانی اور حسام الحرمین کے اندر اندر جو الفاظ سخت وسست کہے ان کا مقابلہ اگر کیا جائے اور اس کے مقتضیٰ کے موافق اگر جواب لکھا جائے تو خدا جانے کیا سے کیا ہو جائے میں اپنی طبیعت کو نہایت تھام کر اور سنبھل سنبھل کر گفتگو کرتا ہوں مگر کیا کروں کہیں کہیں اس بدگو کی گالیاں اور خرافات کی وجہ سے طبیعت قابو سے نکل جاتی ہے، پس مجبور ہو جاتا ہوں مگر تاہم وہاں بھی حتی الامکان شرافت علم کے حدود سے تجاوز نہیں کرتا اور پورا مقابلہ اس باب میں تو ان کا وہی کر سکتا ہے جو رذیل النسب وقبیح الاخلاق جاہل اور واجڈ ہو مگر یہ بھی نامۂ اعمال مجدد صاحب میں لکھا جاوے گا۔ قول رسول علیہ السلام المسبتان ما قال فعلی البادی نص صریح ہے۔ مجدد صاحب نے اپنے طریقۂ آبائی جو بنی اسرائیل کا ہمیشہ تھا یعنی یقتلون الانبیاء بغیر حق زندہ کیا ہے

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند آخر خود بھی تو اسرائیلی ہی ہیں۔

صاحبو! جبکہ مجدد بریلوی صاحب مکہ معظمہ میں وارد ہوئے اس کے تھوڑے عرصہ کے بعد ایک محضر طویل جناب شیخ محمد صاحب نقش بندی رامپوری سلمہ کی خدمت میں اس غرض سے پہنچا کہ شریف صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے جس پر بہت سے حضرات کے دستخط اور مہریں تھیں کہ فلاں بن فلاں، فلاں شہر کا رہنے والا وہاں حاضر ہوتا ہے یہ محض اعلیٰ درجہ کی خواہشات نفسانی اور بدعات شیطانی میں مبتلا ہے مسلمانوں کی عموماً اور علماء کرام اور فقراء نظام کی خصوصاً تضلیل وتفسیق کرتا ہے، اپنی شہرت اور خیالات فاسدہ کی وجہ سے سیکڑوں علماء کی تکفیر اور سب وشتم میں رسالے لکھ ڈالے ہیں، عقائد فاسدہ لوگوں میں پھیلاتا رہتا ہے اس نے

زوج کو زوجہ سے بیٹے کو ماں سے، بھائی کو بھائی سے جدا کر ڈالا ہے۔ روز آنہ نئے نئے فتنے برپا کرتا رہتا ہے، غرضکہ اسی قسم کے مضمون تھے اور کچھ عقائد بھی کہ اس میں درج تھے اور مقصد یہ تھا کہ شریف صاحب اس کی تنبیہ اور واقعی قرار داد دیں۔

الحاصل اس محضر پر حضرت آفندی عبدالقادر شیبی کلید بردار خانۂ کعبہ شریفہ مطلع ہوئے اس مضمون کو دیکھتے ہی بھرا گئے غصہ سے کانپ اٹھے اور انہوں نے محضر لے لیا اور کہا کہ میں خود شریف صاحب کو دوں گا، الحاصل وہ محضر شریف صاحب کی خدمت میں پہنچا شریف صاحب بھی نہایت غضبناک ہوئے اور ارادہ قید کر دینے کا کیا، مجھے متعدد صحیح خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ اس ارادہ پر شریف صاحب اور شیبی صاحب عزم بالجزم کئے ہوئے تھے، مگر جناب شیخ محمد صاحب اور مولوی منور علی صاحب نے شیبی صاحب کو بہت سمجھایا اور کہا کہ آپ ایسا نہ کریں بلکہ اس سے اس کے خیالات وعقائد دریافت کرلیں شاید کہ اس نے ان سے توبہ کرلی ہو۔ (یہ حضرت اگرچہ مجدد بریلوی صاحب سے خود بھی تکلیف شاقہ اٹھائے ہوئے تھے مگر غیرت قومی نے ان کی گوارہ نہ کیا کہ یہ قید خانہ کی سیر کرائے جاویں ورنہ جملہ اہل ہند کی بدنامی ہوگی۔ کاش یہ خیال ان کو دامن گیر نہ ہوتا)۔ الحاصل اس رائے کو جب شیبی صاحب نے مان لیا تو شریف صاحب سے بھی اس پر زور دیا گیا، چنانچہ شریف صاحب نے کہا ان کے عقائد کے بارے میں ان سے سوال کرو چونکہ کوئی رسالہ مجدد بریلوی صاحب کا اس وقت موجود نہ تھا اس لئے فقط اس تقریظ کی نسبت جو انھوں نے کسی رامپوری نام کے مولوی کے رسالہ کے اخیر میں لکھی ہے۔ اس میں ان سے تین سوال قائم کئے گئے۔ اول یہ کہ تم نے یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ازل سے ابد تک کی جملہ چیزیں معلوم ہیں۔ دوم یہ لکھا ہے کہ مثقال ذرہ بھی آپ سے غائب نہیں۔ سوم یہ کہ تم نے آخر تقریظ میں لکھا ہے وصلی اللہ علی من ھو الاول والآخر والظاھر والباطن۔ ان تینوں باتوں کی تفصیل اور جواب لکھو اور اپنا عقیدہ ظاہر کرو اور جب تک اس کا جواب نہ دے دو اس وقت تک تم کو یہاں سے سفر کرنے کی اجازت نہیں حالانکہ مجدد بریلوی صاحب حج سے فارغ ہو چکے تھے، مگر اس حکم کے آتے ہی سفر کرنے سے بند کر دیئے گئے اور ایک قسم کی قید میں پڑ گئے۔ بہت سٹ پٹائے ملنے کے دینے پڑ گئے کہ کہاں آئے تھے جناب مولانا خلیل احمد صاحب سلمہ کی فکر میں یہاں خود ہی پھنس گئے۔ آٹھ دس روز تک اسی کشش وپیچ اور فکر والم میں رہے کہ کس طرح اس گرداب بلا سے نکلوں اور

کیونکہ چھٹکارا ہو، ہندوستان ہوتا تو شریف شیبی اہل مکہ سبھوں کی تکفیر کرکے ایک ہی تلوار سے قتل کرڈالتا مگر ہائے کیا کروں حجاز ہے دوسرا ملک ہے یہاں آزادی نہیں افسوس ریلیں نہیں کہ بھاگ جاؤں، پر بھی نہیں کہ اڑجاؤں اگر اقرار کرتا ہوں تو قیدخانہ اژدہا جیسا منہ لیے ہوئے تیار ہے اور اگر انکار کرتا ہوں تو رسالہ مع مہر و دستخط کے موجود ہے پھر معتقدین کو کیا منہ دکھاؤں گا، برسوں کی محنت برباد ہوئی جاتی ہے مگر جب کوئی صورت خلاصی کی نہ ہوئی تو اپنا اصل پیشہ اور ذاتی عمل کام میں لائے خلط ملط اور گڑبڑ عمل کیا۔ اول سوال کا جواب لکھا کہ ازل وابد سے میری مراد وہ نہیں ہے جو کتب دینیہ اور دفاتر کلامیہ میں لیا جاتا ہے میری مراد ازل سے ابتدائے دنیا ہے اور ابد سے انتہائے دنیا۔ ماشاء اللہ سبحان اللہ۔

صاحبو! ذرا سوچنے کی بات ہے کہ یہ کس قدر فریب دہی اور مکر کی بات ہے جب مسائل دینیہ خصوصاً عقائد میں لفظ ازل کا آتا ہے اس کے یہی معنی ہوتے ہیں مالا ابتداء لہ یعنی جس کی ابتدا نہ ہو اور اسی لئے خداوند کریم لفظ ازلی و ابدی سے موصوف ہوتا ہے مجدد صاحب تضلیل عالم کے واسطے عقیدہ تحریر کریں اور ایک من گھڑت معنی اپنے دل میں لے لیں بھلا اس کا کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے آپ ہی فرمائیں کہ کوئی بولے لفظ آب کا اور اس سے آگ مراد لیوے تو کوئی اس کی بات مان سکتا ہے؟ ہرگز نہیں مگر ایسا نہ کرتے تو مساوات علم رسول علیہ السلام یا علم الٰہی کے مواخذہ میں گرفتار بھی ہوجاتے، دوسرے سوال کا جواب یہ دیا کہ مثقال ذرہ نہیں کہا ہے، ترجمہ اردو سے عربی میں غلط کیا گیا ہے، حضرات! ذرا اس مکر اور خداع کو خیال کیجئے اس عبارت میں لفظ ذرہ بھر کا موجود ہے پھر عربی میں اس کا ترجمہ مقدار ذرہ و مثقال ذرہ نہیں تو اور کیا ہے، دیکھو کتب لغت اور محاورات عرب کو کہ مثقال ذرہ اور اس کے امثال میں لفظ مثقال کے معنی مقدار اور وزن کے ہیں یا نہیں، مگر یہ جھوٹ اور فریب نہ کرتے تو چھٹکارا کیونکر ہوتا۔ حالانکہ خود ان کا اور ان کے مقلدین کا مذہب یہی ہے کہ کوئی چھوٹی اور بڑی چیز رسول مقبول علیہ السلام سے غائب نہیں، افسوس صد افسوس کہ مثل روافض تقیہ پر کمر باندھی اور جھوٹی باتیں بنائیں، تیسرے اعتراض کا جواب یہ دیا کہ عبارت میں چھاپہ والوں سے غلطی ہوئی کہ میں نے یہ لکھا تھا صلی اللہ علی من ھو مظہر الاول والآخر مگر لفظ مظہر کا رہ گیا۔ حضرات ذرا غور فرمائیں کہ یہ کیا دھوکہ دہی ہے اس جواب سے ہر عاقل ان کا عاجز ہونا اور بغلیں جھانکنا اور فریب دینا سمجھ سکتا ہے کیا جب رسالہ طبع ہونے کو گیا تھا کاپی کی تصحیح نہیں ہو سکتی تھی ہم نے مانا کہ ایسا ہی ہوا تھا مگر بعد چھپنے رسالہ کے جب آپ نے دیکھا یا آپ کے معتقدین نے تو غلط نامہ کیوں نہ چھپوا کر ملحق کر دیا تھا تاکہ

اس شرک صریح اور کفر خالص سے بچ جاتے مگر جس کو نہ حیا ہو نہ جھوٹ بولنے سے کچھ گریز اس کو ایسی باتوں کی کیا پروا۔ الحاصل۔ یہ جوابات مع اظہار ان کے عقائد کے علم غیب میں شریف صاحب تک بعد ایک مدت کے پہنچے، جملہ اراکین سمجھ گئے کہ محض بات بنانا ہے کیونکہ تحقیق جو کیا تو جواب غلط تھا ذرہ بھر کے معنی جس سے پوچھے سبھوں نے مثقال ذرۃ بتائے ازل اور ابد کے معنی وہ خود ہی جانتے تھے مگر ان کو اس کلام پر بھی بہت جوش آیا کہ وہ کہتا ہے کہ ابتداء عالم سے انتہا تک کی جملہ ماکان ومایکون کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا یہاں تک کہ شیخ شعیب مالکی سے جو آجکل مکہ معظمہ میں سب سے بڑے عالم ہیں اور حلقہ درس بھی حرم شریف میں ان کے برابر کسی کا نہیں ہوتا تھا اور نیز شیخ صالح کمال کی جو مجدد بریلوی کے وکیل مفوض اور مختار عام بڑی مشکل سے ہو گئے تھے گفتگو سخت کی نوبت آئی شیخ صالح کمال مجدد صاحب کی طرفداری کرتے تھے اور یہ دونوں علماء جملہ اس کے خیالات وعقائد کا رد بہ دلائل واضحہ کرتے تھے اور بالآخر شیخ صالح کو جب کوئی جواب موقع کا نہ بن پڑا اور ان دونوں نے ان کو الزام دیا کہ اہل ضلال کی طرفداری کرتے ہو اور پہلے بھی تم نے ایسا اور ایسا فلاں وجہ سے کیا تھا تو رنجیدہ اور کبیدہ خاطر ہوکر شریف صاحب سے ان دونوں حضرات کی بابت کہا کہ آپ کی مجلس میں مجھ کو یہ لوگ اس قدر ذلیل کرتے ہیں، شریف صاحب نے گفتگو کرنے سے ان لوگوں کو منع کر دیا ان دونوں حضرات نے چاہا کہ اس شخص کو ضرور سزا ہونی چاہئے، تا اینکہ خود اگر عقائد فاسدہ سے توبہ کرے مگر چونکہ شریف صاحب اپنی مجلس ہی میں جھگڑا دیکھ چکے تھے انھوں نے فرمایا کہ اس شخص کو جلد یہاں سے نکالدینا چاہیئے تاکہ عوام پر اس کا کوئی اثر قبیح نہ پڑجائے۔ چنانچہ وہاں سے حکم ہوا کہ تم جلد یہاں سے چلے جاؤ شریف صاحب کو جو طیش اور غضب اس شخص پر تھا وہ حضار مجلس ہی بیان کر سکتے ہیں مگر بخوف انتشار عوام۔ دوم بغرض رعایائے اجنبیہ مناسب جانا کہ اس سے تعارض کرنا بہتر نہیں، اس تمام قصہ کو احقر نے مجملاً عرض کیا ہے جس کا جی چاہے تفصیل وار شیخ شعیب صاحب مالکی مدرس حرم شریف مکہ معظمہ یا شیخ احمد فقیہ، یا شیخ احمد القادر شیبی یا شیخ محمد معصوم صاحب یا مولوی منور علی صاحب محدث رامپوری سے یا ان لوگوں سے جو شریف صاحب کے اس زمانہ میں مصاحب تھے پوچھ لیوے مجدد بریلوی صاحب اس ذلت سے تو وہاں سے نکالے گئے مگر جدہ میں پہنچتے ہی یہ مشہور کیا کہ شریف صاحب تو مجدد صاحب کے مرید ہو گئے۔ بھلا اس جھوٹ کا کچھ ٹھکانہ ہے۔ شریف صاحب نے تو ان کو منھ لگانے کے قابل نہ مانا ارادت اور مریدی تو کجا، بھلا شرفاء مکہ اور ایسے نالائقوں سے مرید ہوں۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک، مجدد صاحب پر جب یہ لے دے ہو رہی

تھی تو ایک روز اپنے وکیل مفوض کے ذریعہ شریف صاحب کے یہاں کہلا بھیجا کہ افسوس مجھ پر تو اس طرح لے دے ہو رہی ہے حالانکہ میں خواص اہل سنت و الجماعت سے ہوں ایک شخص یہاں ایسا موجود ہے جو خدا کو جھوٹا (معاذ اللہ) اور شیطان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم کہتا ہے اور اس پر کسی قسم کا مواخذہ نہیں ہوتا ہے، چنانچہ یہ گفتگو مفتی صالح کمال نے مجلس شریف صاحب میں پہنچائی اس کا سننا تھا کہ ہر دو صاحبان شیخ شعیب اور شیخ احمد فقیہ ونیز دیگر اراکین مجلس نے اسی دم ان کے کہنے پر رد کیا کہ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا ہے کوئی مسلمان ایسا کلام نہیں کہہ سکتا ہے، محض افترا اور بہتان بندی ہے اور شریف صاحب نے بھی ایسا ہی کہا۔ چنانچہ وکیل صاحب سخت شرمندہ بھی ہوئے اس وقت تک جناب مولانا خلیل احمد صاحب و شیخ شعیب صاحب سے کوئی ملاقات بھی نہ ہوئی تھی چنانچہ جب یہ خبر مولانا کو پہنچی تو ایک دو آدمیوں کو ساتھ لیکر شیخ شعیب اور مفتی صالح کمال وکیل مجدد صاحب کے پاس گئے اور ہر ایک سے ملکر گفتگو کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میں نے سنا ہے کہ شریف صاحب کی مجلس میں کسی شخص کی نسبت یہ کہا گیا ہے، میں ہی وہ شخص ہوں جس کی نسبت یہ افترا کیا گیا ہے میں ہرگز اس کا قائل نہیں ہوں یہ محض افترا اور بہتان ہے ہاں البتہ امتناع بالغیر کا بوجہ مسئلہ جواز خلف وعدہ وعید کے قائل ہوں جیسا کہ رائے مشہور سلف کی ہے شیخ شعیب نے بہت شد و مد سے کہا کہ میں سنتے ہی سمجھ گیا تھا کہ افترا پردازی ہے اور اس مسئلہ کے جملہ متکلمین قائل ہیں اور اپنی اپنی کتب میں تصریح کر رہے ہیں۔ اور علی ہذا القیاس۔ مسئلہ علم غیب میں بھی مولانا نے حسب عقیدہ اہل سنت والجماعت تقریر کی جس کی تشریح آئندہ آجاوے گی۔ اور بیان فرمایا کہ ہم نے اپنے رسالہ براہین میں یہ کہا ہے اور اس مفتری کذاب نے ہم پر یہ بہتان باندھا ہے، اصل عقیدہ میں شیخ شعیب صاحب نے پوری مطابقت فرما کر بہت سی آیات و احادیث حفظ پڑھیں اور بہت زور شور سے ثابت فرمایا کہ بے شک یہی عقیدہ اہل سنت کا ہے اور یہ قول جو اس مجدد بریلوی کا علم ہر ہر جزئیات کون وغیرہ کا ہے باطل ہے فلاں فلاں وجہ سے ایک عرصہ تک نہایت انبساط اور تہذیب سے آپس میں باتیں ہوتی رہیں بعد ازاں مولانا صاحب ان سے رخصت ہو کر مفتی صالح کمال کے پاس بھی گئے۔ مفتی صاحب موصوف سے ملاقات ہوئی اولاً مفتی صاحب بوجہ ان باتوں کے کہ ان کو جھوٹ جھوٹ پہنچائی گئی تھیں کبیدہ خاطر معلوم ہوتے تھے اور کیوں نہ ہوں آخر ہر مسلمان پر ایسی باتوں کا اثر ہونا ضروری ہے مگر جب مولانا نے حقیقت الحال کا انکشاف فرمایا اور میدان تقریر میں جولانی فرمائی تو وہ کبیدگی مبدل بہ فرح و سرور ہو گئی اور جملہ تقریر

حضرت مولانا کو انھوں نے تسلیم فرمایا اور بہت خوش ہوئے۔

الحاصل۔ جب ان دونوں حضرات سے کما حقہ مولانا نے من وعن تذکرہ فرمایا تو اب چونکہ سفر مدینہ منورہ کرنا تھا اور چند قافلے اس کے پہلے روانہ ہو بھی چکے تھے اس لئے خود بھی براہ ینبع البحر روانہ ہوئے مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و فضلاً برائے زیارت شریفہ ہو گئے، اور مجدد صاحب اس وقت تک شریف صاحب کی طرف سے ممنوع عن السفر ہی تھے، جب مجدد صاحب نے دیکھا کہ حریف صحیح و سالم نکل گیا اور ہم پھنس گئے تو ایک نئی ترکیب سوچی اور وہ یہ کہ ایک خاص نیا طریقہ کرنا چاہئے جس سے یہ لوگ عموماً نظر عوام و خواص اہل ہند سے گر جاویں کوئی اعتبار ان کا نہ رہے اور مقصد اصلی ان کا یہ تھا کہ کسی طرح مولانا خلیل احمد صاحب دام مجدہٗ کی آبرو میں کوئی بٹہ لگے اسی وجہ سے جب سے سفر کا عزم مولانا کا سنا تھا اسی وقت سے تہیہ اپنے سفر کا کر لیا، بایں خیال کہ بعد تصنیف براہین قاطعہ مولانا کو یہاں آنے کی نوبت نہیں آئی ہے میں جا کر لوگوں میں مشہور کر دونگا اور ان کی عزت کے درپے ہوں گا۔ مگر آپ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ طائفہ اہل حق ہمیشہ مؤید من اللہ رہتا ہے اور کیوں نہ ہو آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ہی دیا ہے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت حق پر ثابت رہے گی قیامت تک ان کو ضرر نہ پہنچا سکیگا جو شخص دشمن ان کا ہوگا اور نہ رسوا کر سکیگا۔ جو ان کو رسوا کرنے کا قصد کرے۔ اس اثنا میں حضرت مولانا دام مجدہ نے حضرت قطب العالم حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ العزیز کو خواب میں دیکھا کہ: آپ نے مولانا کے کمر میں پٹکا باندھا حضرت گر یہ امداد الٰہی کی تائید کی بشارت نہیں تھی تو کیا تھا چنانچہ اس کا ظہور واضح طور پر ہوا اور مجدد صاحب حج سے پہلے تو بیمار ہو گئے اور کسی کام کے لائق ہی نہیں رہے حج سے فارغ ہو کر جب آئے تو کچھ حرکت کرنا شروع کیا تھا، بلائے آسمانی نازل ہوئی اور ان کے اہل وطن کا محضر پہنچا اور شریف صاحب کے یہاں سے پرسش اور لے دے شروع ہو گئی، حضرت مولانا صاحب صاف بتائید اللہ تعالےٰ نسک و اراکین حج وغیرہ کر کے باطمینان تمام باہمہ عزت و شوکت روانہ بسوئے بارگاہ نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہو گئے کوئی بدخواہ ان کے بال کو ٹیڑھا نہ کر سکا۔

الحاصل مجدد صاحب نے ایک رسالہ تصنیف کیا جسمیں ہزاروں طرح کی ایسی ایسی چالاکیاں اور بہتان بندیاں کی گئیں جن کو دیکھتے ہی دین مسلمان متحیر اور اپنے عقل و شعور سے نکل کر کلمات سب و شتم استعمال کرنے لگے آگے چل کر ہم بعض وجوہ مکر وہ فریب کو ضرور انشاء اللہ ذکر کریں گے مجدد صاحب کا یہ فسوں

بعض بھولے بھالے علماء پر چل بھی گیا خصوصاً بدیں وجہ کہ تعظیم و اکرام علماء اور سادات کا ایسی طرح کیا جاتا تھا کہ جن کو دیکھکر تھر کا بھی جگر ہو تو پانی پانی ہو جائے جس شخص کو بھی سیادت کی طرف منسوب دیکھا اور جانا کہ یہ ذی عزت و شوکت ہے چاہے جاہل سے بھی جاہل کیوں نہ ہو مگر قدموں پر گر پڑے اور چومتے چومتے ہونٹ بھی گھسا دیئے، پیروں تانا تذلل اور تفرع ظاہری کا علماء و سادات کے سامنے تو ٹھکانا ہی کیا تھا، مقصود ان سب امور سے فقط یہی تھا کہ اپنے آپ کو ان لوگوں کی نظروں میں نہایت خوش عقیدہ اور محب ثابت کردیں تاکہ حصول مقصد میں مدد ملے اور صرف یہ امر بھی کافی نہ ہوا بلکہ بعض اور بھی اعمال انکو جلب قلوب کے لئے کرنے پڑے بانیہمہ جو لوگ محتاط دیندار تھے یا ذکاوت و شعور کا مادہ ان میں قوی تھا وہ موافق قول نبوی اتقوا فراسة المؤمن فانہ ینظر بنور اللّٰہ ان کی اول ہی کی گفتگو اور ابتدائی تحریرات بلکہ ملاحظہ صورت و سیرت ہی سے کھٹک گئے تھے اسی وجہ سے بڑے بڑے مشہور و معروف علماء و مدرسین و اصحاب لیاقت نے ہرگز ہرگز ان کی تصدیق و موافقت نہیں کی اور صاف جواب دیدیا چونکہ احقر بڑے بڑے مشہورین علماء مکہ سے واقف ہے متوسطین اور اصاغر سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتا اس لئے چند اکابر کے نام لکھتا ہے جنھوں نے مجدد صاحب کی موافقت فقط اسی وجہ سے نہیں کی کہ مجدد صاحب کی تحریر و تکفیر کو قابل اعتبار نہ سمجھا اور جان گئے کہ ضرور اس تحریر میں شائبہ نفسانیت و افترا پردازی ہے اور ضرور یہ شخص اصحاب عقائد باطلہ میں سے ہے حضرت الشیخ الاجل والفاضل الاکمل وحید عصرہ فرید دہرہ البحر الفہام والبحر القمقام نووی الزمان و رازی الدوراں جناب الشیخ حب اللّٰہ المکی الشافعی یہ اقران شیخ دحلان مرحوم میں سے ہیں علامہ وقت صاحب فہم و ذکا متقی و پرہیزگار جملہ علوم عموماً اور فقہ شافعی و تفسیر میں خصوصاً حرمین میں ان کا کوئی نظیر نہیں عمر بھی تقریباً اسی سے متجاوز ہے، ان دنوں آنکھوں سے معذور ہو گئے ہیں اکثر علماء حرمین ان کے شاگرد ہیں، عموماً شوافع سے سنا جاتا ہے کہ مکہ معظمہ میں مذہب شافعی میں ان سے بڑھکر کوئی عالم نہیں جو شخص کچھ دنوں بھی مکہ معظمہ میں رہ آیا ہے وہ ان سے ضرور واقف ہوگا۔ اور جس کا جی چاہے حرمین شریفین کے لوگوں سے ان کی حالت دریافت کرے، احقر نے ان کا وصف کچھ بھی انکی حالت اصلیہ کے مقابلہ میں بیان نہیں کیا، غرضکہ انھوں نے بوجہ احتیاط مجدد صاحب کے رسالہ کی تصدیق کرنے سے انکار کیا ہے۔ شمس سماء التحقیق بدر فلک التدقیق جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول امام المحدثین و رئیس المفسرین مولانا الشیخ شعیب المالکی دامت برکاتہم الامام والخطیب بالحرم الشریف المالکی علی ہذا القیاس ان کا حلقہ درس سب سے بڑا حرم محترم میں ہوتا ہے۔ اور ہزاروں

احادیث ان کو مع اسناد متن حفظ یاد ہیں، حضرت الامام الجلیل والفاضل النبیل مرکز الزکاوۃ والفتوۃ رئیس الشجاعت والسخاوۃ مقدام فرسان المعقولات الجامع قصبات السبق فی میادین المنقولات مولانا الشیخ احمد فقیہ الامام والخطیب بالحرم الشریف دام فضلہ آمین، یہ صاحب بھی نہایت تیز طبع ذی علم شخص ہیں دونوں حضرات حرم محترم کی نسبت تعلق خدمت امامت و خطابت کا رکھتے ہیں بوجہ غزارت علم و فطانت اعلیٰ درجہ کے علماء سے شمار ہوتے ہیں۔ شریف صاحب کے ندماء میں سے ہیں حضرت رئیس العلماء العالمین و سید الفضلاء الکاملین الماہر فی صناعات العربیۃ الفائق علی الاقران فی الفنون الادبیہ سید المحدثین و امام المتکلمین مولانا الشیخ عبد الجلیل آفندی الحنفی قدس اللّٰہ سرہ العزیز نہایت معمر و صالح شخص تھے حرمین کے مشہور و معروف علماء و اتقیاء میں سے شمار ہوتے تھے۔ علم ادب میں ان کا نظیر کوئی نہ تھا، علاوہ علم ادب دیگر علوم میں بھی دسترس کامل رکھتے تھے ابتدائے ۱۳۲۲ھ میں ان کی وفات ہو گئی، اگرچہ مدینہ منورہ کے علماء میں سے تھے مگر چند سال مکہ معظمہ میں آ گئے تھے جب مجدد بریلوی صاحب وہاں رونق افروز ہوئے تو یہ مکہ معظمہ ہی میں موجود تھے ان کے پاس بھی اپنا رسالہ لیکر اعلیٰ حضرت بریلوی تشریف لیگئے تھے۔ مگر چونکہ وہ تجربہ کار ذی عقل و شعور بڑی عمر کے شخص تھے فوراً پہچان گئے کہ یہ شخص قابل اعتبار نہیں، یہ چاروں شخص بہت بڑے اور مشہور علماء مکہ میں سے اسوقت تھے علم و فضل و کمال میں جو حالت ان کی ہے ہرگز ان لوگوں کی نہیں ہے جن کی مہریں اور تصدیقیں مجدد صاحب کو ہاتھ لگی ہیں جس شخص کا جی چاہے خود اہل مکہ سے ان کی حالت معلوم کرلیوے علاوہ ازیں اور بھی بہت سے علماء ہیں جو ابتک موجود ہیں اور انہوں نے کسی طرح ان کی تصدیق کرنے پر قلم نہ اٹھایا البتہ جو لوگ طالب شہرت تھے یا بوجہ اپنی سادگی کے ان کے دام تزویر میں آ گئے انہوں نے مہر و دستخط میں تاخیر ہرگز نہ کی ان اسامی میں جنکو مجدد صاحب نے اہل مکہ سے نقل کیا ہے بہت سے ایسے ہیں کہ جن کو قوت علمیہ میں کوئی دخل نہیں اور نہ وہ درس و تدریس کے ساتھ مشتغل ہیں علماء مکہ میں ان کا شمار بھی نہیں ہوتا اگر ہم اس درجہ کے ان علماء کو ذکر کریں جنھوں نے ان کی مخالفت کی تھی تو ایک دفتر مستقل تیار ہو جاوے مگر ان چار مشہور عالموں پر ہم کفایت کرتے ہیں۔

اب کچھ حال مدینہ منورہ کا سنیئے، چونکہ احقر اس وقت مدینہ منورہ میں موجود تھا اس لئے وہاں کے احوال اس سے بھی زیادہ بیان کرسکتا ہے مگر تطویل رسالہ کے خیال سے اجمالاً عرض کرتا ہے، یہاں بھی وہی طریقہ فریب دہی اور اظہار اخلاص کا زائد از حد برتا اور نہایت اخفاء کے ساتھ بعد چند روز قیام کرنے کے خاص خاص لوگوں پر رسالہ پیش کیا اور چونکہ چند ابحاث غریبہ میں جن میں علماء حرمین کو کبھی نظر اور فکر کی

نوبت نہ آئی تھی اور انہوں نے کچھ اقوال یاد کر رکھے تھے، ان کا مذاکرہ مجالس میں کرتے رہتے تھے جس سے لوگوں کو کچھ خیال علمیت کا ان کی طرف اولاً ہوگیا اور ہر صاحبزادے صاحب نے مشہور کر دیا کہ ابا جان شہر علم ہیں امام اور فاضل اجل ہیں کہیں جذر و مکعب کا ذکر کیا، کہیں العلم المطلق اور مطلق العلم کا مسئلہ چھیڑا کہیں نوٹ پر گفتگو کی، کہیں بعض ابحاث فرعیہ پر بحث چھیڑی، کہیں تین تین سو رسالوں کا مذاکرہ کیا اور کہیں مناظرات عجیبہ اور اسکات خصوم کا افتخار ظاہر کیا، لوگوں نے اولاً یہی خیال کیا کہ صاحبزادے صاحب جو کہ شہر علم کا امام بتا رہے ہیں بہت ٹھیک ہے مگر باوجود ان سب باتوں کے نہایت خفیہ طور پر اس رسالہ پر مہریں کرائی گئیں، چونکہ ابتداءً یہاں مثل مکہ معظمہ کے کوئی جھگڑا پیش نہیں آیا تھا اس لئے لوگ خالی الذہن تھے۔ بعض بعض لوگ فریب میں آ گئے اور اکثر علماء مدینہ بالکل فریب میں نہ آئے خصوصاً جو لوگ زیادہ تر مشہور و معروف ہیں ان کے نام بھی میں ذکر کروں گا بعض حضرات کو آخر میں تنبہ ہوا اور اسی وجہ سے اکثر اہل مدینہ نے شرط لگا دی کہ اگر یہ قول ان لوگوں کا ہو تو ایسا حکم ہے، حالانکہ وہ فریب بازی اس رسالہ میں کی گئی تھی کہ جو شخص مکان حجاز میں کچھ عقل رکھتا ہوا دیکھتا بلاشبہ وہ تصدیق و تکفیر کرتا مگر مجدد کی بے اعتباری پر لوگوں کو یہ شرط لگانا پڑی، مولانا سید احمد برزنجی مفتی شوافع انہوں نے اولاً یہ خیال کیا کہ بیشک یہ شخص قابل اعتماد و ذی علم معلوم ہوتا ہے اسی وجہ سے ان کے رسالہ کی تصدیق فرمائی اور لوگوں کو ترغیب اس کی دی مگر جب ان کی آخری ملاقات سید عبداللہ مدنی کے مکان پر شب کو ہوئی اور مسئلہ علم غیب میں گفتگو ہوئی اسی وقت ان کی حقیقت علمی و اعتقادی کھل گئی اور ان کو اپنے فعل سابق پر تأسف ہوا اسی وقت تقریظ اپنی منگا کر اپنی مہر کو شاد اور کہا معلوم ہوگیا کہ تم لوگ اہل ضلال و فساد میں سے ہو اور بحث گفتگو کی نوبت آئی خود مفتی صاحب نے بیان فرمایا کہ دوسرے روز مجدد المضلین صاحب نے اپنے فرزند ارجمند کو میرے مکان پر بھیجا اور اس نے آ کر میرے پیر اور ہاتھ چومے اور کہا کہ مہربانی فرما کر اس تقریظ پر پھر مہر کر دیں اور اس کی تصدیق سے اعراض نہ فرمادیں، کیونکہ ان امور میں آپ سے کوئی مخالفت نہیں ہے باقی رہا مسئلہ علم غیب یہ اگرچہ آپ کی رائے میں ہماری رائے کیخلاف ہے پس اس کو علی حالہ باقی رہنے دیجئے اور علاوہ اس کے نہایت تذلل عجز کے کلمات تو افعال کئے، مفتی صاحب نے بہت کچھ سخت سست کہا بالآخر اس کی عاجزی تذلل پر ترس کھا کر یہ فرمایا کہ خیر پھر مہر کئے دیتا ہوں، مگر اسباب کو جان لینا کہ یہ مہر تمکو نفع دینے والی نہیں کیونکہ میں نے شرط لگا دی ہے اگر ان لوگوں کا یہی عقیدہ ہے جو اس نے ذکر کیا ہے تو البتہ یہ حکم ہوگا، پس اس عبارت کی وجہ سے تمہارا مقصد ہرگز حاصل نہ ہوگا۔ آپ حضرات غور فرما کر معلوم کر سکتے ہیں کہ جب عموماً علماء حرمین نے

اپنی اپنی تقاریظ میں شرط لگا دی ہے تو یہ حرمین کی سیف (تلوار) حقیقت میں اسی کذاب کی گردن کاٹ رہی ہے اور جن لوگوں نے نہیں شرط لگائی ان کا بھی مقصد "بایں شرط" ہے چنانچہ ان لوگوں نے متعدد مرتبہ ذکر کیا مفتی صاحب اس آخری ملاقات کے بعد نہایت پر غضب و خشمناک ہو گئے تھے اور انہوں نے اسی دن سے ایک رسالہ مرتب فرمانا شروع کیا جس میں تمام بحث اس شب کی ذکر کی جو مجدد صاحب سے پیش آئی تھی اور اس کو اچھی طرح سے واضح کر کے بیان کیا اور ثابت کر دیا کہ مذہب اہل سنت والجماعت کا اس مسئلہ میں وہ نہیں جو مجدد المضلین کا دعویٰ ہے یہ عقیدہ خلاف اہل سنت والجماعت اہل ضلال کا ہے بریلوی صاحب کی مقدار علمی اور اصلی حالت کو اس میں خوب ذکر فرمایا ہے صاحب تمہید شیطانی تو ان الفاظ پر پھولے نہیں سماتے جو بعض لوگوں نے مجدد المضلین کی شان میں اپنے حسن اخلاق کیوجہ سے کہدیئے تھے یا بعض نے محض ناواقفیت اور سادہ لوحی کی بناء پر ذکر کیا تھا مگر مہربانی فرما کر ان الفاظ کو بھی دیکھیں جن کو مفتی برزنجی صاحب نے اور جملہ علماء مدینہ نے ارشاد فرمایا تھا، وہ رسالہ اسی وقت ہندوستان میں شائع ہونے کے واسطے بھیجا گیا مگر مجدد صاحب کے ہم وطن لوگ مولوی منور علی صاحب سے چھپوانے کے واسطے لے گئے اور بالآخر امروز فردا میں اجتک ڈالے رکھا اب مولوی صاحب موصوف نے اس کو اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے جس سے معلوم ہو جائے گا کہ سیف حرمین نے خود بریلوی صاحب کا گلا کاٹا ہے ان کو اور ان کے متبعین کو ان الفاظ پر دھوکہ نہ کھانا چاہئے، بریلوی صاحب کی حالت جب اس شب کی گفتگو میں یہ ہوئی اور مفتی صاحب اس طرح ان سے بگڑ گئے اور مسائل میں اختلاف ہوا تو ان کو خوف ہوا کہ مبادا کری کرائی محنت سب غارت ہو جائے کیونکہ اب تو یہاں کے اکابر سے مخالفت شروع ہوئی ہے اور ایک مجلس میں مجھے سکوت کرنا پڑا ہے پس اور لوگ بھی اگر مسئلہ کی وجہ سے خلاف ہو گئے اور علمی گفتگوؤں کی نوبت آئی تو بالکل قلعی کھل جاوے گی اور یہ مہریں اور تصدیقات چھن جاویں گی اس لئے اب فرار اختیار کرنا چاہئے، چنانچہ یہ جا وہ جا۔ بہت جلد مدینہ منورہ سے بھاگ آئے اور بمبئی میں آ کر یہ مشہور کیا کہ "ہم نے جملہ علمائے حرمین کو ساکت و عاجز کر دیا، بھلا اس دروغگوئی کا کیا ٹھکانا ہے کوئی ان سے پوچھے کہ بعد عشاء کے آپکے مکان پر شیخ عبدالقادر طرابلسی شیبی سے کیا گفتگو ہوئی تھی اور کسکو عاجز و ساکت ہونا پڑا تھا، آفندی مامون بری صاحب کے مکان پر جب آپ تصدیق کرانے کے لئے گئے تھے تو کیوں انہوں نے تصدیق نہیں کی اور کیا گفتگو ہوئی جس میں آپ کو نیچا دیکھنا پڑا مفتی برزنجی صاحب سے کیا پیش آیا کہ حسین احمد صاحب نے جب بذریعہ سید اسحق صاحب بروانی مناظرہ کی استدعا کی تھی تو کیوں مناظرہ سے فرار کیا تھا اور یہ جان کر

کر ان کے اساتذہ یہاں موجود نہیں اور ملک ہندوستان جہاں وہ حضرات موجود ہیں کئی ہزار میل ہے یہ بہانہ لیا تھا کہ تم ہمارے قرین نہیں ہو اپنے اساتذہ کو لاؤ۔ آپ کے صاحبزادہ صاحب شیخ عبد القادر شلبی کے مکان پر مسئلہ علم غیب میں کیسا نیچا دیکھا تھا، دیکھئے بڑے بڑے مدرسین و علماء کرام نے ان کی موافقت و تصدیق نہ کی حضرت الشیخ الاجل والامام الاو الاحد الاکمل رئیس الصوفیۃ الکرام امام الفقہاء الفخام مولانا الشیخ یٰسین المصری الشافعی جو کہ صحن باب الرحمۃ کے پاس قرآن اور فقہ شافعی کا درس دیتے ہیں تقریباً ستر اسی آدمی حلقۂ درس میں ہوتے ہیں حضرت امام العلماء رئیس الفقہاء العاملین سند المحدثین و سید المفسرین مولانا الشیخ عبد اللہ النابلسی الحنبلی جو کہ بعد مغرب و عصر و ظہر حدیث و تفسیر و فقہ حنبلی وغیرہ کا درس دیتے ہیں اور نہایت معمر بزرگ شخص ذی علم و تقویٰ ہیں اور اعلیٰ درجہ کے مدرسین میں شمار ہوتے ہیں حضرت العالم الجلیل والفاضل النبیل ذو المجد الثاقب والرائی الصائب ابو حنیفۃ الزمان وابن مالک الاوان مولانا الشیخ عبد الحکیم صاحب البخاری الحنفی یہ بھی معمر اور صالح معتمد مدرسین حرم شریف میں سے ہیں بعد از ظہر و عصر و قبل از ظہر حرم محترم میں درس فقہ و حدیث وغیرہ دیتے رہتے ہیں مدرسہ اور بلکہ کے مدرس اعلیٰ بھی ہیں حضرت شمس العدالۃ والبہاء و بدر الزکاوۃ والسخاء محی السنۃ البیضاء و مبید البدعۃ الشوہاء علم المحققین و فخر المدرسین حضرت السید ملا سنقر البخاری الحنفی یہ شخص نہایت صالح اور متقی ہیں، صبح و ظہر و عصر و مغرب کو ہمیشہ علوم مختلفہ میں درس کتب دیتے رہتے ہیں، ہزارہا طلبہ ان سے مستفید ہیں حضرت جنید الزمان و مزنی الاوان ترمذی عصرہ و وحید دہرہ مولانا الشیخ العید امین رضوان الشافعی نہایت معمر اور صالح شخص ہیں، دلائل الخیرات کی اجازت دینے والے شخصوں میں ان سے بڑا اس وقت کوئی نہیں، صبح اور مغرب کے بعد درس حدیث کا اور فقہ شافعی کا دیتے رہتے ہیں حضرت عمدۃ الخلف الصالحین و فخر السلف العارفین منبع الحنفیۃ مخزن الفیوض المصطفویۃ مولانا الشیخ آفندی مامون بری شیخ الخطباء الحرم الشریف المدنی نہایت صالح اور ذکی شخص ہیں بعد نماز ظہر درس فقہ حنفی کا دیتے رہتے ہیں، قائم مقام شیخ الخطباء اور امام و خطیب ہیں حضرت رئیس العلماء الزاہدین و امام الفضلاء المتو عین سند الفقہاء المحققین سید النحاۃ المدققین مولانا الشیخ فالح الظاہری المالکی یہ بھی معمر اور صالح شخص ہیں علم حدیث اور فقہ مالکی میں نہایت معروف ہیں بوجہ بعض امراض کے گھر پر ہی درس دیتے ہیں حضرت الحاکم الشریعۃ الغراء والقائم باحیاء

الحنیفیۃ البیضاء رئیس القضاۃ والحکام محی العدل والانصاف فی بلدۃ سید الانام مولانا القاضی دام عزہ یہ وہ علامہ ہیں جو سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کی طرف سے حاکم شرعی ہو کر مدینہ منورہ میں ہر سال تبدیل ہو کر آتے ہیں عالم جلیل ہونا شرط ہے حضرت السید الفخیم والمقام العظیم البحر الہمام والحبر القمقام مولانا الشیخ نائب المفتی یہ بھی ایک شخص معمر ذی علم و فتویٰ ہیں شیخ اسماعیل آفندی ترکی زمانہ دراز سے وہاں مشغلہ علمی رکھتے ہیں علاوہ ان کے اور بھی علماء و مدرسین و معتبرین ہیں جیسے سید عبد اللہ اسعد حنفی و شیخ موسیٰ ازہری مالکی و شیخ محمد تہبدی مالکی و مولانا محمد حماد آفندی الحنفی و ابو بکر آفندی الحنفی و عمر آفندی امین الفتوی آفندی عمر الشافعی الکردی شاعر المدینہ و شیخ یٰسین شافعی جبرتی نقیب الفتوی، و شیخ احمد السنادی المالکی و شیخ احمد آفندی الحنفی امام طابورہ و شیخ غنی آفندی بوسنوی حنفی، و شیخ احمد الحنبلی، و ملا خان محمد بخاری، و ملا عبد الرحمن بخاری، و شیخ عبد الوہاب آفندی ارزنجانی وغیرہ وغیرہ جن کے اسماء و احوال لکھنے کے لئے دفاتر کی ضرورت ہے اختصار کے واسطے فقط ان مشہورین پر اکتفا کیا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو کہ اکثر مشغلہ درس و تدریس رکھتے ہیں اور جیسے اشخاص کو مجدد صاحب نے اہل مکہ کے اپنی تصدیق کے واسطے لکھے ہیں اکثر ان میں کے ایسے مرتبہ کے ہیں کہ مخالفین بریلوی صاحب کے اس درجہ کے ہزاروں تک دونوں جگہوں میں پہنچ سکتے ہیں، اگر آپ حضرات کو احقر کے کہنے پر اعتماد نہ ہو تو آپ بذریعہ خطوط یا ان اشخاص کے ذریعہ سے جو ہر سال جاتے ہیں دریافت کر لیجئے مگر یہ لوگ اہل شہر سے ملیں خصوصاً طلبہ سے تا کہ اہل علم کی معرفت حاصل ہو چونکہ احقر عرصہ سے وہاں رہتا ہے مشغلہ بھی سوائے علم کے دوسرا نہیں اس لئے جزئیات و کلیات علمیہ سے وہاں کے بخوبی واقف ہے، الحاصل مجدد المضلین اور ان کے اتباع کو ہر گز مایۂ افتخار یہ تصدیقات نہ ہونی چاہئیں کیونکہ اولاً یہ سب افتراء اور دھوکہ دہی پر موقوف ہیں جن کے وجوہ ہم آگے ذکر کریں گے ثانیاً خود علماء مدینہ نے جنھوں نے ان کی موافقت کی تھی بعد اطلاع حال و کشف خیال ان کی تضلیل و تجہیل کی اور رد میں رسالہ لکھ کر سبھوں نے اس پر مہر کی ہے، ثالثاً مخالفین ان کے اکثر معتمدین و علماء و مدرسین ہیں جنھوں نے ہرگز موافقت درست نہ کی، اہل مکہ کو بھی بعد کو تنبہ ہوا، چنانچہ جب ۲۵ھ کے رمضان المبارک میں شیخ حبیب اللہ صاحب مدینہ منورہ تشریف لائے تو انھوں نے اسی مجلس میں جس میں شیخ عبد القادر صاحب طرابلسی الشلبی بھی موجود تھے بیان کیا کہ اس سال ایک فتنہ مکہ معظمہ میں ہوا، ایک ایسا گمراہ شخص آیا تھا اور تمام قصہ بیان کر کے کہا کہ بعض نوعمر ناتجربہ کار اور بعض معمر اور سادہ لوح اس کے ساتھ ہو گئے تھے۔

لیکن شریف صاحب نے ان لوگوں کو بہت کی تہدیدات وغیرہ کیں اور وہ لوگ اپنے فعل پر پشیمان ہوئے شیخ عبدالقادر صاحب طرابلسی شیبی کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ چند پاخانے بنے ہوئے ہیں اور جو لوگ اس رسالہ پر تصدیق کر رہے ہیں وہ لوگ ان پاخانوں میں جاتے ہیں چنانچہ میں بھی جانے کا قصد کر رہا ہوں، اس خواب کے دیکھنے کی وجہ سے ان کو تنبہ ہوا اور بہت تامل مہر کرنے میں کی لیکن جب مفتی شافعی نے زور دیا تو تقریظ دے دی جس کی کیفیت ناظرین پر ظاہر ہے اور اس کی کچھ حالت ہم آگے ظاہر بھی کریں گے۔

صاحبو! ان دونوں واقعوں کی تصدیق کرنا اگر آپ کو منظور ہو تو آپ بلا واسطہ خط بھیجکر شیخ عبدالقادر صاحب طرابلسی الشیبی سے مدینہ منورہ میں دریافت کرلیں الحاصل احقر جب ہندوستان میں وارد ہوا تو دیکھا کہ اس رسالہ کو بہت سے کندۂ ناتراش جن کو الف کے نام ب بھی نہیں آتا لئے ہوئے جا بجا پھرتے ہیں اور لوگوں کو ترغیب دیکر اس کی اشاعت کی فکر کر رہے ہیں اور بہت سے اسی مجموعۂ خرافات کو لئے ہوئے دینداری کا دوکان کوڑی کوڑی چندہ وصول کرتے ہوئے پھر رہے ہیں اس لئے مناسب خیال کیا گیا کہ لوگوں کی اطلاع کے واسطے ایک مختصر رسالہ موسومہ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب شائع کیا جاوے کہ جس میں حضرت مجدد المضلین کی افتراء پردازی و دروغ گوئی اور بے لوث اکابر کرام پر بہتان بندی کی حقیقت اور ان مکائد کی تفصیل معلوم ہوجائے جو انہوں نے اپنی خواہش نفسانی اور ہوائے شیطانی کے پورا کرنے میں کی تھی اور جس کے غم وہم میں شب و روز لگے رہتے ہیں۔

اس مختصر رسالہ میں دو باب ہیں اور خاتمہ۔

باب اول۔ فتوی لینے میں جو دھوکہ اور کید و فریب کیا گیا اسکا بیان اور اس کے بہت سے وجوہ ہیں

باب ثانی۔ در اظہار افتراء پردازی بر اکابر و تفصیل اجوبہ اور اس میں نو فصلیں ہیں **فصل اول** در تفصیل اتہام بر مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ۔ **فصل ثانی** در تفصیل ختم نبوت اجمالاً۔ **فصل ثالث** در تفصیل تہمت بر مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ۔ **فصل رابع** در تفصیل مسئلہ امکان و امتناع۔ **فصل خامس** در تفصیل تہمت بر مولانا سہارنپوری دام مجدہٗ۔ **فصل سادس** در تفصیل عبارت براہین قاطعہ **فصل سابع** در تفصیل تہمت ثانی بر حضرت مولانا سہارنپوری دام مجدہم۔ **فصل ثامن** در تفصیل تہمت بر مولانا تھانوی دام مجدہم۔ **فصل تاسع** در توضیح عبارت مولانا تھانوی۔ در حفظ ایمان۔

بَابُ اَوَّلْ

فتوی لینے میں جو دھوکہ اور کید و فریب بازی کی گئی اس کا بیان

کید اول (یعنی پہلا فریب) جنہیں عالمان دین کی نسبت کفر کا فتوی حرمین سے حاصل کیا ہے ان پر وہ جھوٹے الزام واتہام لگائے گئے ہیں جن سے وہ بالکل بری اور پاک ہیں اور وہ عقیدے اور خیالات ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں جن سے وہ مقدس عالمان ہندوستان سخت بیزار ہیں اور خود بھی ان کو کفر سمجھتے ہیں، حرمین شریفین کے عالموں نے اسی سوال کے مطابق جواب دیدیا اور ایسا عقیدہ رکھنے والوں پر کفر و شرک کا حکم لگا دیا کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ جیسا سوال ہوتا ہے ویسا ہی جواب لکھا جاتا ہے اگر یہی سوال لکھکر اور کسی شخص پر یہی الزام اور بہتان لگا کر ہندوستان کے ان مقدس عالموں کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ بھی کفر و شرک کا حکم لگادیں گے چنانچہ متعدد فتوے حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے کہ جو شخص شیطان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم کہے خدا کو جھوٹا کہے اس کا کیا حکم ہے تو آپ نے فتوی اس کے کفر کا دیا اور ہم فتاوی سے ان کی عبارت بھی نقل کریں گے اس لئے حرمین شریفین کے بعض عقلمند اور پر احتیاط عالموں نے یہ لکھدیا ہے کہ اگر سائل کا بیان صحیح ہے اور ان لوگوں کا فی الحقیقت یہی عقیدہ ہے تو وہ کافر و جہنمی ہیں، چنانچہ بطور نمونہ چند عالموں کا قول فتوی میں سے نقل کیا جاتا ہے ایک عالم فرماتے ہیں من قال بھذہ الاقوال معتقدا لھا کما ھی مبسوط فی ھذہ الرسالۃ لا شبھۃ انہ من الضالین یعنی جو شخص ان باتوں کا قائل ہو اور جس تفصیل سے اس رسالہ میں لکھا ہے اسی تفصیل سے اعتقاد رکھتا ہو وہ بلاشبہ گمراہ ہے۔ ملاحظہ ہو تقریظ نمبر ۲ صفحہ ۳۲، سطر ۲۰، حسام الحرمین یعنی فتوی عربی مؤلفہ بریلوی خذلہ اللہ تعالے دوسرے عالم لکھتے ہیں فھم د الحاصل ما ذکرت کفرۃ مارقون یعنی اگر فی الحقیقت ان لوگوں کا یہی حال ہے جو تم نے لکھا ہے تو وہ کافر ہیں خارج از دین ہیں، ملاحظہ ہو تقریظ نمبر ۳ صفحہ ۳۵ سطر (۵) تیسرے عالم فرماتے ہیں و ان من ادعی ذلک فقد کفر یعنی جو اس کا دعوی کرے وہ بے شک کافر ہے، ملاحظہ ہو تقریظ ۲۰ صفحہ ۱۲۸ سطر (۱۶)۔ چوتھے عالم نے تو نہایت ہی احتیاط کی اور بہت تفصیل سے یہ لکھا ہے کہ اگر ان لوگوں سے وہ باتیں ثابت ہوجائیں کہ جنکو بریلوی شیخ جلی نے لکھا ہے یعنی غلام احمد سے دعوی نبوت کا اور مولانا رشید احمد صاحب و مولانا خلیل احمد صاحب و مولانا اشرف علی صاحب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین تنقیص ثابت ہوجائے تو ان لوگوں